CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 28- ستمبر 2000ء- 29 جمادی الثانی 1421 ہجری، 28 تبوک 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 221

خدا تعالیٰ کی احتیاج

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو میں تم کو رزق دوں گا-

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم حدیث نمبر 4674)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

10/ نومبر 1903ء

بوقت ظہر

اپنے آپ کو ہر آن خدا تعالیٰ کا محتاج سمجھو

شیخ فضل الٰہی صاحب سوداگر رئیس صدر بازار راولپنڈی اور جناب محمد رمضان صاحب ٹھیکیدار جہلم اور چند دیگر اصحاب نے بیعت کی- بعد بیعت حضرت اقدس (-) نے ذیل کی تقریر فرمائی-

مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن میں خدا کا محتاج ہے اور اس کی طرف بجز سے انسان کی جان پر، مال پر، آبرو پر بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں، لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینے والا نہیں ہوتا اور ان موقعوں پر ہر ایک قسم کا فلسفہ خود بخود شکست کھا جاتا ہے- جن لوگوں نے ایسے اصولوں پر قائم ہونا چاہا ہے کہ جن میں وہ خدا کی حاجت کو تسلیم نہیں کرتے- حتیٰ کہ "انشاء اللہ" بھی زبان سے نکالنا ان کے نزدیک معیوب ہے مگر پھر بھی جب موت کا وقت آتا ہے تو ان کو اپنے خیالات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے- بات یہ ہے کہ ہر آن میں اور اپنے ہر ایک ذرہ کے قیام کے لئے انسان کو خدا کی حاجت اور ضرورت ہے اور اگر وہ انانیت سے نکل کر غور سے دیکھے تو تجربہ سے اسے خود پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ کس قدر غلطی پر تھا- اپنے آپ کو ہر آن میں خدا کا محتاج جاننا اور اس کے آستانہ پر سر رکھنا یہی (دین) ہے اور اگر کوئی (مومن) ہو کر (دین) کے طریق کو اختیار نہیں کرتا اور اس پر قدم نہیں مارتا تو پھر اس کا (دین) ہی کیا ہے؟ (دین) نام ہے خدا کے آگے گردن جھکا دینے کا- ذرا سوچ کر دیکھو کہ اگر انسان کو ایک سوئی نہ ملے تو اس کا کس قدر حرج ہوتا ہے تو پھر کیا خدا کا وجود ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کی ضرورت انسان کو نہ ہو اور اس کے وجود کے بغیر وہ زندہ رہ سکے- جب تک انسان کو صحت، مال، اقتدار حاصل ہوتا ہے تب تک تو اس کا یہ مذہب ہوتا ہے کہ اسباب پر توکل اور بھروسہ کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا محتاج نہ جانے، لیکن جب مصائب اور مشکلات آکر پڑتے ہیں تو اس وقت یہ مذہب خود بخود بدلنا پڑتا ہے- اسی لئے جو لوگ مصائب اور شدائد کا نشانہ رہتے ہیں ان کا مذہب ہی اور ہوتا ہے- وہ دیکھتے ہیں کہ ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو طاقت والا ہو اور ہمیں پناہ دے سکے-

اس لئے انسان کو لازم ہے کہ ہمیشہ غفلت سے پرہیز کرے اور اس ذات پر نظر رکھے جس کے بغیر ایک ذرہ کا قیام بھی مشکل ہے-

(ملفوظات جلد سوم ص 471-472)

ہفتہ صفائی

29 ستمبر تا 5- اکتوبر 2000ء

خدام الاحمدیہ ربوہ

○ زعماء کرام قبل از ہفتہ اپنی عاملہ کی میٹنگ خدام الاحمدیہ میں درج ذیل ہدایات کے مطابق وقار عمل کا شیڈول بنا کر پورا ہفتہ اس پر بھرپور طریق پر عمل کروائیں-

1- روزانہ بعد از فجر وقار عمل کم از کم ایک گھنٹہ ضرور کیا جائے جس میں یہ کوشش ہو کہ ہفتہ میں کم از کم تین مرتبہ ہر خادم وقار عمل میں ضرور شامل ہو-

2- روزانہ خدام کے دو حزب اور اطفال کے دو حزب وقار عمل کریں اور سائقین کے ذریعہ اس کی پابندی ہو-

3- وقار عمل کے دوران محلہ کے راستوں اور سڑکوں کی صفائی، محلہ سے جھاڑیوں کا خاتمہ، نالیوں کی صفائی اور محلہ میں لگائے گئے پودوں کی دیکھ بھال و آبیاری جیسے امور پر لازماً باقاعدگی سے کام ہو-

4- دوران ہفتہ زعیم صاحب محلہ اس کا خاص خیال رکھیں کہ علاوہ باقی امور کے روزانہ بلاناغہ ہر گھر کے سامنے پانی کا چھڑکاؤ بھی ضرور ہو-

5- صفائی کے دوران محلہ کے کسی معینہ دو مقامات پر کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگائے جائیں تاکہ انتظامیہ کی طرف سے مہیا ہونے والی ٹرالی کے ذریعہ اسے Dispose کیا جاسکے- یاد رہے کہ ٹرالی کی آمد پر محلہ کے ہی خدام اس میں کوڑے کرکٹ ڈال کر Dispose کروائیں گے-

6- ہفتہ صفائی کے اختتام پر ان محلہ جات کو انعامات بھی دیئے جائیں گے جنہوں نے درج ذیل معیار پورے کئے ہوں گے-

اول انعام -/3000 روپے

دوئم -/2000 روپے

سوم -/1000 روپے

☆ روزانہ وقار عمل بعد از فجر ایک گھنٹہ کم از کم 20 خدام کے ہمراہ

باقی صفحہ 7 پر

عرفانِ حدیث نمبر 50

تقویٰ کی نصیحت

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز فجر کے بعد بڑا پراثر وعظ فرمایا جس کے سننے سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل کانپ اٹھے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یہ تو بچھڑنے والے کا وعظ لگتا ہے اس لئے اے اللہ کے رسولؐ ہمیں کوئی نصیحت فرمایئے۔ حضورؐ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور سننے اور اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں اگرچہ ایک حبشی غلام تمہارے اوپر مقرر کر دیا جائے۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب الاخذ بالسنة)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

حضرت عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک روز نماز فجر کے بعد ہمیں ایک بڑا پراثر وعظ فرمایا جس کے سننے سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل لرز اٹھے۔ اس پر ایک شخص نے کہا یہ تو بچھڑنے والے کا وعظ ہے۔ بے اختیار بولا کہ جس رنگ میں آنحضرت ﷺ یہ نصیحت فرما رہے ہیں آپ ہمیں چھوڑ کر جانے والے ہیں۔ کیسا دردناک فقرہ ہے' یہ تو ایک بچھڑنے والے کا وعظ ہے۔ پس چونکہ وہ سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ چھوڑ کر جانے والے ہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایئے آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں۔ فرمایا میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ بچھڑنے والے کی یہی ایک نصیحت ہے' یہی وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ تم میں دیکھے۔

حضرت مسیح موعود (-) اسی مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:-

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

دیکھیں' آپ نے کس طرح ایک ایک قدم حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کی پیروی کی ہے۔ وہی مضمون ہے جس کو اردو میں دوہرایا جس کو آنحضرت ﷺ نے اس وقت بیان فرمایا کہ مجھ سے پوچھتے ہو کیا نصیحت' جانے والے کی کیا نصیحت ہے؟ میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

اور پھر فرمایا "اور سننے اور اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں خواہ ایک حبشی غلام کی کرنا پڑے۔ یاد رکھو تم میں جو بھی زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ بدعات سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی ہے۔ تم میں سے جو وہ زمانہ پائے اسے چاہئے کہ میری اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت اپنائے اور اس پر سختی سے کاربند ہو جائے۔"

ایک حدیث حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب میں آیا ہوں تو پیشتر اس کے کہ میں زبان کھولتا آنحضور ﷺ نے فرمایا "کیا تو نیکی کے متعلق مجھ سے پوچھنے آیا ہے؟ یا تو اس کی باتیں رسول اللہ ﷺ تک پہنچی ہوں گی یا خدا نے یہ خبر دی ہوگی کہ اس وقت یہ شخص اس نیت سے آیا ہے۔ جو بھی صورت ہو آنحضور ﷺ نے پہل فرمائی۔ پیشتر اس کے کہ وہ زبان کھولتا فرمایا۔ کیا تو نیکی کے متعلق مجھ سے پوچھنے آیا ہے۔ اپنے دل سے پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو جائے۔ یہ ایک بہت ہی پیاری تعریف ہے۔

جس پر دل مطمئن ہو جائے' اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ گناہ کا ارادہ کر کے اس پہ اطمینان پکڑے۔ گناہ سے دل مطمئن ہو ہی نہیں سکتا۔ جوں جوں گناہ کی عادت پڑتی جاتی ہے دل مرتا تو جاتا ہے مطمئن نہیں ہوا کرتا۔ تقویٰ اللہ سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ اور نیکی وہی ہے جس پر دل اطمینان پا جائے اور تسلی ہو کہ ہاں میں اچھا کام کر رہا ہوں۔ "گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لئے اضطراب کا موجب بنے خواہ لوگ اس کے حق میں تجھے کیسے ہی فتوے کیوں نہ دیں۔" پس آنحضرت ﷺ نے تقویٰ اور نیکی کی پہچان کو ہمارے لئے دیکھیں کتنا آسان کر دیا ہے۔ ہر شخص جو کسی دوسرے سے پوچھنا چاہتا ہے کہ بتاؤ وہ نیکی کا کیا رستہ ہے وہ اپنے دل پر نگاہ ڈالے اور ہر وہ فعل جس سے اس کا دل مطمئن ہو کہ ہاں یہی خدا کی رضا ہے وہ کرے اور باقی سب باتوں کو چھوڑ دے اور ہر اس بات سے پرہیز کرے جس کے نتیجے میں دل میں ایک اضطراب سا پیدا ہو جائے' بے چینی سی پیدا ہو جائے اور انسان اسے زبردستی دبانے کی کوشش کرے۔ یہ دل کا فتویٰ نصیب ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ دوسروں کے فتوے کی ذرہ بھی پرواہ نہ کرو۔ وہ جو مرضی فتوے دیتے پھریں ان کی کوئی حقیقت نہیں' اصل فتویٰ وہ ہے جو دل سے اٹھے۔

(الفضل 11 جنوری 99ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار یکم اکتوبر 2000ء

12-40 a.m.	ہفتہ وار پروگرام۔
12-55 a.m.	عربی پروگرام۔
1-25 a.m.	تفریحی پروگرام۔
1-40 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
2-55 a.m.	جرمن ملاقات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-45 a.m.	کوئز: خطبات امام۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب
6-05 a.m.	کینیڈین پروگرام۔
7-05 a.m.	اردو کلاس۔ نمبر449
8-30 a.m.	ڈینش سیکھئے۔
9-00 a.m.	چلڈرنز کلاس
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-00 a.m.	کوئز۔ خطبات امام۔
11-20 a.m.	جرمن ملاقات
12-20 p.m.	چائنیز پروگرام
1-00 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-00 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر449
3-05 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-50 p.m.	چائنیز سیکھئے۔
5-20 p.m.	بیگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات (ریکارڈ: 30/ستمبر 2000ء)
6-25 p.m.	بنگالی سروس۔
7-25 p.m.	خطبہ جمعہ۔
8-25 p.m.	چلڈرنز کلاس۔
9-05 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت
10-20 p.m.	اردو کلاس نمبر450
11-35 p.m.	لقاء مع العرب۔

سوموار 2/اکتوبر 2000ء

4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-10 a.m.	لقاء مع العرب
6-45 a.m.	اردو کلاس نمبر450
8-20 a.m.	چائنیز سیکھئے۔
8-55 a.m.	بیگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات (ریکارڈ۔ 24/ستمبر 2000ء)
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-00 a.m.	درس القرآن نمبر24
12-30 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-30 p.m.	اردو کلاس نمبر450
3-05 p.m.	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں
4-40 p.m.	نارویجین سیکھئے۔
5-10 p.m.	فرانسیسی پروگرام۔
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس نمبر159
8-20 p.m.	چلڈرنز کارنر
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔
10-15 p.m.	اردو کلاس نمبر451
11-35 p.m.	لقاء مع العرب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہر جمعہ کو 5 بجے شام حضور کا خطبہ جمعہ سننا نہ بھولیں

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

تبرکات

حضرت ملک سیف الرحمان صاحب

ایک جرات مند اور عالم باعمل رہنما
حضرت امام ابن تیمیہ

امام تقی الدین ابوالعباس احمد بن شہاب الدین عبدالحلیم 661ھ میں حران میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اپنے زمانہ کے مانے ہوئے عالم اور محدث تھے اور حرانی کہلاتے تھے۔ امام صاحب کی ایک دور کی جدہ کا نام تیمیہ تھا جس کی طرف نسبت کی وجہ سے ان کی کنیت ابن تیمیہ مشہور ہوئی اور اسی کنیت سے آپ معروف ہیں۔

امام ابن تیمیہ کا قد درمیانہ' رنگ سفید' کالی گھنی داڑھی' سینہ چوڑا' آنکھیں بڑی بڑی' غرض آپ بڑی دلنواز سنجیدہ اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا گھرانہ بڑی علمی عظمت رکھتا تھا اور اپنے علاقہ حران میں جو شام کا ایک حصہ تھا بڑا اثر و رسوخ اور دینی قیادت کا شرف رکھتا تھا۔

یہ دور سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے بڑے اضطراب کا باعث تھا کیونکہ تاتاریوں کے ہاتھوں مرکز خلافت بغداد تباہ ہو چکا تھا اور اب ان کا رخ شام کی طرف تھا۔ انہی تاتاری حملوں کے خوف سے ابن تیمیہ کا خاندان حران سے ہجرت کر کے دمشق میں آبسا تھا۔ اس وقت ابن تیمیہ کی عمر سات سال تھی۔ دمشق اس زمانہ میں مجمع العلماء تھا کیونکہ حروب صلیبیہ کے دوران فلسطین کے علماء بھاگ کر دمشق آگئے تھے اس کے کچھ عرصہ بعد تاتاری حملوں کی وجہ سے عراق اور مشرقی علاقوں کے کئی علماء بھی دمشق آگئے اور بعض مصر کی طرف نکل گئے۔ بہرحال دمشق کے علمی ماحول میں ابن تیمیہ نے پرورش پائی۔ والد دمشق کی جامع مسجد کے واعظ اور اس کے ایک مدرسہ کے معلم تھے۔ ابن تیمیہ نے بھی اس علمی ماحول سے اثر لیا۔

آپ نے پہلے قرآن کریم حفظ کیا جو اس زمانہ کا دستور علمی تھا۔ اس کے بعد مروجہ علوم کی طرف توجہ مبذول کی۔ قابل اساتذہ سے استفادہ کا موقع ملا۔ حدیث آپ کا بڑا پسندیدہ موضوع تھا۔ چنانچہ اس زمانہ کے مشہور اساتذہ سے کتب حدیث پڑھیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ مسند احمد بن حنبل بھی سبقاً پڑھی اور اس مضمون کا وسیع مطالعہ کیا۔ فقہ الحدیث میں بھی مہارت حاصل کی۔۔۔۔۔ آپ کی عمر 21 سال تھی کہ آپ کے والد ماجد فوت ہوگئے' لیکن آپ کی والدہ نے کافی لمبی عمر پائی اور اپنے لائق بیٹے کے عروج کے زمانہ کو بھی دیکھا۔

امام ابن تیمیہ کا حافظہ غضب کا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ الجمع بین الصحیحین للحمیدی آپ کو یاد تھی۔ علوم عربیہ میں بھی آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ امام ابن تیمیہ میں متعدد وصف نمایاں تھے۔ بچپن سے ہی آپ بڑے محنتی' سختیوں کے عادی اور سنجیدہ طبیعت رکھنے والے تھے علم کا ذوق ورثہ میں ملا تھا۔ ان صفات کی وجہ سے بہت جلد اقران زمانہ سے آگے نکل گئے۔

چونکہ گھرانہ حنبلی المسلک تھا اس لئے ابن تیمیہ پر بھی یہ رنگ نمایاں رہا۔ اس زمانہ میں صلاح الدین ایوبی کی کوششوں کی وجہ سے عقائد میں امام ابوالحسن اشعری اور فقہ میں امام شافعی کا مسلک غالب تھا اس وجہ سے امام ابن تیمیہ کو جو حنبلی اور سلفی تھے شافعیوں اور اشعریوں کے مقابلہ میں بڑے معرکے سر کرنے پڑے۔ مخالفتوں کا ایک زور تھا جس سے امام ابن تیمیہ دوچار تھے۔

درس و تدریس

ابن تیمیہ قریباً اکیس سال کی عمر میں اپنے والد کی وفات کے بعد مسند تدریس پر متمکن ہوئے۔ آہستہ آہستہ آپ کے درس کا غلغلہ بلند ہو گیا۔ آپ بڑے فصیح اللسان اور واضح البیان استاد تھے۔ باتوں میں بڑی مٹھاس اور بیان میں بڑا اثر تھا۔ ہر قسم کے خیال کے لوگ موافق اور مخالف سنی اور بدعتی' شیعہ اور معتزلہ سبھی شامل درس ہوتے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق استفادہ کرتے۔

ابتلا اور استقامت

امام ابن تیمیہ تفوق علمی کے ساتھ ساتھ بڑے تیز طبیعت بھی تھے۔ مخالف پر بڑی شدت کے ساتھ حملہ آور ہوتے۔ اس زمانہ میں توہمات اور بدعات کا زور تھا۔ پیرپرستی اور قبرپرستی نے مسلم معاشرہ کی جڑیں کھوکھلی کر دی تھیں۔ امام ابن تیمیہ معاشرہ کی ان سب بیماریوں کے خلاف سینہ سپر ہو گئے۔ خصوصاً اس زمانہ کے صوفیوں کو جن کا بڑا اثر تھا آپ نے ہدف تنقید بنایا جس کی وجہ سے وہ آپ کے سخت خلاف ہو گئے۔

ان حالات میں ضروری تھا کہ جہاں ان کے کچھ حامی دوست اور عقیدت مند ہوں وہاں مخالفوں کی بھی کثرت ہو۔ چنانچہ حاکم مصر الناصر بن قلاوون کے پاس شکایت کی گئی۔ اس وقت شام کا علاقہ مصری عملداری میں تھا اس نے آپ کو بلا بھیجا۔ الناصر کو اگرچہ ابن تیمیہ سے عقیدت تھی لیکن علماء کے شور و شر سے مجبور تھا وہاں کے قاضی نے الزام لگایا کہ یہ تجسیم الٰہ کے قائل ہیں۔ آپ نے قاضی کا حکم ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ اس سے پہلے اس کے حکم سے ایک عالم کو جس کا کوئی قصور نہیں تھا قتل کیا جا چکا تھا۔ چنانچہ اس قاضی نے آپ کو قید کر دیا۔ اٹھارہ ماہ آپ قید رہے۔ پھر الناصر کی کوشش سے رہائی پائی۔

آپ نے پھر سے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا اور صوفیاء کے عقائد پر حملے برابر جاری رکھے۔ الناصر کا ایک پیر تھا جو وحدۃ الوجود کو مانتا تھا امام ابن تیمیہ اس عقیدہ کے سخت خلاف تھے۔ اس نے الناصر پر دباؤ ڈالا کہ ابن تیمیہ کو تنقید سے روکا جائے لیکن آپ کا موقف یہ تھا کہ جو بات حق ہے اس کے اظہار سے وہ رک نہیں سکتے۔ چونکہ شور و شغب بڑھ گیا تھا اور عوام پر صوفیاء کا بڑا اثر تھا اس لئے امام ابن تیمیہ کے سامنے تین تجویزیں رکھی گئیں۔ اول یہ کہ وہ قاہرہ سے الاسکندریہ چلے جائیں۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہاں ان کو کوئی جانتا نہیں اس لئے ان کو کوئی نہیں سنے گا اور ساتھ ہی یہ شرط تھی کہ وہاں جا کر کوئی وعظ وغیرہ نہیں کرنا' زبان بند رکھنی ہے۔ اگر یہ منظور نہیں تو پھر زبان بندی کی اس شرط کے ساتھ واپس دمشق چلے جائیں اور تیسری صورت یہ ہے کہ آپ کو دوبارہ قید کر دیا جائے۔ تاہم قید خانہ میں آپ کے شاگرد آپ سے پڑھ سکیں گے۔ آپ نے اس تیسری صورت کو منظور کر لیا لیکن آپ زیادہ عرصہ قید خانہ میں نہ رہے۔ اپنے عقیدتمندوں کی وجہ سے جلد باہر آگئے اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہو گیا اور لوگ پہلے سے زیادہ آپ کے گرویدہ ہو گئے۔ اس دوران کئی ابتلاء بھی آئے جنہیں آپ نے صبر و شکر کے ساتھ برداشت کیا۔ الناصر نے ارادہ کیا کہ جن علماء نے آپ کو تکلیف دی ہے اور ایک لمبا عرصہ قید میں رہنے پر مجبور کیا ہے ان کو سزا دی جائے لیکن آپ نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے۔

چنانچہ الناصر نے آپ کی بات مان لی۔ علماء تو خاموش ہو گئے لیکن صوفیاء کا شور کم نہ ہوا۔ انہوں نے پبلک کو اکسایا اور بعض جاہلوں نے آپ پر حملہ کیا اور آپ کی توہین کی۔ آپ کے حامی سخت مشتعل ہو گئے اور انتقام لینے کا عزم کیا۔ لیکن آپ نے بڑی سختی سے ان کو منع کیا اور فرمایا اگر تم میرے لئے انتقام لینا چاہتے ہو تو میں نے معاف کر دیا ہے اور اگر اپنے لئے انتقام لیتے ہو اور میری کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں تو پھر جو مرضی ہے کرو اور اگر خدا کے لئے انتقام لیتے ہو تو اللہ تعالیٰ اپنا حق لینے پر آپ قادر ہے تمہاری مدد کی اسے ضرورت نہیں۔ غرض لوگوں کو بڑی سختی سے آپ نے روکا اور کسی قسم کا فساد نہ ہونے دیا۔

جہاد بالسیف

امام ابن تیمیہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ مرد میدان بھی تھے۔ آپ نے تاتاریوں کے خلاف جہاد میں موثر حصہ لیا۔ 699ھ کے قریب دمشق کو تاتاریوں کے حملے کا بڑا خطرہ تھا یعنی علماء تو مصر کی طرف بھاگ گئے تھے لیکن امام ابن تیمیہ نے وعظ و تلقین کے ذریعہ لوگوں کے حوصلے بڑھائے' انہیں جرات کے ساتھ حملہ کا مقابلہ کرنے پر اکسایا۔ دوسری طرف آپ شہر کے عمائدین کا وفد لے کر تاتاری سالار غازان کے پاس گئے۔ غازان نے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن تاتاری وحشت و بربریت علیٰ حالہ موجود تھی۔ یہ لوگ صرف نام کے مسلمان تھے۔ تمام عادات اور رسم و رواج ابھی کافرانہ تھے اور اپنے آپ کو چنگیز خان کے قانون کے تابع سمجھتے تھے۔ بہرحال جب وفد غازان کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے غازان سے کہا "آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ مسلمان ہیں' آپ کے لشکر میں قاضی' شیخ اور موذن سبھی ہیں لیکن اسلام کے آثار نہیں۔ آپ کے آباؤاجداد کافر تھے لیکن عہد کے پکے تھے آپ مسلمان ہو کر اس عہد کو توڑ رہے ہیں جو آپ نے اس علاقہ کے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔" بات چیت کے بعد جب وفد کے سامنے کھانا چنا گیا تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا غازان نے پوچھا کھانا نہ کھانے کی وجہ کیا ہے۔ آپ نے کہا میں وہ کھانا کیسے کھا سکتا ہوں جو لوگوں کا مال لوٹ کر تیار کیا گیا ہے۔ لوگوں کے درخت کاٹ کر پکایا گیا ہے۔ غرض اسی طرح آپ نے بہت کچھ کہا اور ایسی فصیح و بلیغ تقریر کی کہ غازان آپ کی تکریم کرنے اور آپ کی بات ماننے پر مجبور ہو گیا۔ آپ کا فوری مقصد یہ تھا کہ غازان فی الحال دمشق پر حملہ نہ کرے اور قیدی رہا کر دے۔ غازان نے آپ کے دونوں مطالبے مان لئے لیکن کہا کہ مسلمان قیدی تو رہا کر دیتا ہوں لیکن عیسائی اور یہودی قیدی نہیں چھوڑوں گا۔ لیکن آپ نے کہا واپس جاؤں گا تو سبھی کے ساتھ جاؤں گا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اہل ذمہ کے بارہ فرمایا ہے لھم مالنا وعلیھم ماعلینا آخر غازان نے آپ کا مطالبہ مان لیا اور وفد کامیاب و کامران واپس دمشق آگیا۔ اہل دمشق کو برابر یہ اطلاعیں مل رہی تھیں کہ تاتاری لشکر تاڑ میں ہے۔ موقع ملنے پر ضرور دمشق پر حملہ کرے گا۔ اس لئے ابن تیمیہ لوگوں کو جہاد کے لئے برابر تیار کرتے رہے۔ ضروریات جہاد کا جائزہ لیا گیا۔ ادھر دمشق کے لوگوں نے امام ابن تیمیہ پر زور دیا کہ وہ مصر جائیں اور وہاں کے امیر الناصر کو شام کی مدد کرنے پر آمادہ کریں۔ چنانچہ امام صاحب کی سفارت کامیاب رہی اور ایک بھاری لشکر کے ساتھ شام کی طرف کوچ کیا۔ تاتاری لشکر نے اس دفعہ حملہ نہ کیا لیکن 702ھ میں پوری تیاری کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ ادھر شام اور مصر کا لشکر بھی پوری طرح تیار تھا۔ دمشق کے علماء اور امراء نے تخت یا تختہ کے حلف اٹھائے' عوام کے حوصلے بڑھائے۔ امام ابن تیمیہ نے علماء کی قیادت کی اور بذات خود لڑائی میں عملی حصہ لیا۔ آخر یہ متحدہ طاقت تاتاریوں کے ساتھ پوری قوت سے ٹکرائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تاتاری لشکر کو شکست فاش دی اور پہلی دفعہ لوگوں کے دلوں سے یہ ڈر نکلا کہ تاتاری لشکر ناقابل شکست بلا ہے۔

دمشق کے قریبی پہاڑوں میں ایک اور مسلمان دشمن طاقت بھی تھی۔ حسن بن صباح کے بقیۃ السیف یہ لوگ نام کے مسلمان تھے۔ الحشاشین یا جبلیہ کے نام سے مشہور تشیع اور تصوف کا ملغوبہ تھے۔ پہلے ملیبیوں کی انہوں نے مدد کی تھی اور اب تاتاریوں کے جاسوس بنے ہوئے تھے وہ موقع ملنے پر مسلمان دیہات پر حملہ آور بھی ہوتے لوٹ مار کرتے اور پہاڑوں میں جا چھپتے' قبرص کے عیسائیوں کے ساتھ ان کا گٹھ جوڑ تھا۔ خفیہ حملہ کر کے مسلمانوں کا اسلحہ اور ان کے گھوڑے' ان کی عورتیں اور ان کے بچے پکڑ لیتے اور قبرص کے عیسائیوں کے پاس بیچ دیتے۔ اس اندرونی دشمن کا قلع قمع بھی ضروری تھا۔ چنانچہ امام ابن تیمیہ نے الناصر کی اجازت سے الحشاشین پر حملہ کیا اور ان کی طاقت کو پوری طرح کچل دیا۔ آپ نے وہاں کے پہاڑی جنگل کٹوا دیئے جہاں یہ لوگ چھپ جایا کرتے تھے۔

یہ زمانہ مسلمانوں کے لئے مصائب کی انتہاء کا زمانہ تھا۔ اندلس میں مسلمانوں کی حکومت آخری دموں پر تھی۔ مشرق میں تاتاری غالب آ گئے تھے۔ مصر' شام اور فلسطین ابھی ملیبیوں کے تباہ کن حملوں سے سنبھل نہ پائے تھے۔ مسلمانوں کا اندرونی انتشار بھی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ مختلف فرقوں کے باہمی تعصب نے بڑی خطرناک صورت اختیار کر لی تھی۔ اس دردناک حالت کے کئی مورخوں نے مرثیے لکھے ہیں۔ چنانچہ ابن الاثیر ایک نثری مرثیہ میں لکھتے ہیں کہ کاش مجھے ماں نہ جنتی یا امت مسلمہ کے یہ دردناک حالات لکھنے کے لئے میں زندہ نہ ہوتا۔ ایک مورخ کی حیثیت سے مجھے یہ دردناک قصہ لکھنا پڑ رہا ہے۔ ورنہ میرا دل خون کے آنسو بہا رہا ہے

ان حالات میں امام ابن تیمیہ نے دینی بگاڑ کو سنوارنے کی کوشش کی۔ بدعات اور رسوم کے خلاف جہاد کیا' باطنی توہمات کے ازالہ کی کوشش کی' لیکن حالات اس قدر بگڑ چکے تھے کہ آپ کی کوششیں کماحقہ بار آور نہ ہو سکیں۔ اس ناکامی کی ایک وجہ آپ کی طبیعت کی تیزی بھی تھی۔ لوگوں کے بزرگوں پر آپ کی تنقید بڑی سخت ہوتی تھی۔ اس شدت کی وجہ سے آپ کی کوششوں کا اثر صرف اہل علم طبقہ تک محدود رہا تھا۔

فقہی مسلک

عقائد میں آپ سلفی تھے۔ تاویل اور مجاز کو جائز نہیں سمجھتے تھے دینی مسائل میں آپ ظاہر مفہوم کو ترجیح دیتے تاویل سے دور بھاگتے مثلاً استویٰ علی العرش کے بارہ میں کہتے اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھے ہیں بیٹھنے کی کیفیت نامعلوم ہے۔ کرسی کا وجود ہے۔ لیکن اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور ہاتھ ہیں' لیکن کیفیت سے ہم بے خبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رویت ممکن ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ آسمان اول پر نزول اجلال فرماتے ہیں۔ غرضیکہ اس قسم کے مسائل کے بارہ میں وہ کسی تاویل کے قائل نہ تھے۔

صوفیاء کے اکثر نظریات کو وہ توہمات' شطحیات اور خلاف شریعت سمجھتے تھے۔ صوفیاء کے نظریہ اتحاد و اباحت اور ان کے خوارق یعنی شعبدہ بازی کو کفر قرار دیتے تھے۔ قبر پرستی کے سخت خلاف تھے اس تشدد نے ان کو اس حد تک پہنچا دیا کہ زیارۃ قبور کے جواز کا بھی انکار کر دیا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کے لئے جانے کو بھی جائز نہ سمجھتے تھے گویا حضورؐ کے فرمان کی محبت نے جذباتی محبت پر غلبہ پا لیا تھا۔ وہ اس حدیث سے استدلال کیا کرتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا ہے۔ ایک اور حدیث بھی آپ کے پیش نظر تھی وہ یہ کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف ایک شخص کو آتے جاتے دیکھا تو فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری قبر کو عبادتگاہ اور خانقاہ نہ بناؤ جہاں کہیں بھی تم ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں روضہ کے پاس کھڑا ہوا شخص اور اندلس میں رہائش پذیر شخص دونوں برابر ہیں۔

بعض مسائل فقہیہ کے بارہ میں بھی آپ کا موقف مذاہب اربعہ کے موقف سے مختلف تھا جس کی وجہ سے مقلد علماء آپ کے سخت مخالف ہو گئے۔ مثلاً طلاق بالیمین یا طلاق معلق کے جواز کے آپ قائل نہ تھے یعنی اگر کوئی یہ کہے کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میری بیوی کو طلاق آپ کے نزدیک اگر وہ یہ کام کر بھی لے تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہو گی۔ اس کے لئے انہوں نے ائمہ اہل بیت کی روایات سے استدلال کیا جو کہ اس قسم کی طلاق کے قائل نہ تھے۔

اسی طرح بیک وقت تین طلاق کو وہ ایک طلاق قرار دیتے تھے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اسے ایک طلاق سمجھا جاتا تھا اور یہ کہ قرآن کریم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آپ حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق کو لغو اور بے اثر قرار دیتے تھے۔ آپ کے اس قسم کے نظریات کی وجہ سے شور بڑھ گیا۔ علماء نے آپ کے خلاف فتوے دیئے اور حکام نے علماء اور عوام کی شورش سے ڈر کر آپ کو قلعہ میں نظر بند کر دیا۔ آپ کے جسم کو تو قید کیا گیا' لیکن آپ کے نظریات اور آپ کی تحریرات کو قید نہ کر سکے۔ آپ کے عقیدت مند برابر کسی نہ کسی طرح قلعہ میں پہنچتے اور آپ کے خیالات اور آپ کے رشحات قلم کی اشاعت میں کوشاں رہتے۔ اس صورت حال سے چڑ کر علماء نے شور مچایا اور امیر شہر کو مجبور کیا کہ آپ کے پاس کسی کو نہ جانے دیا جائے آپ سے قلم دوات لے لی جائے' کسی قسم کا کوئی کاغذ بھی اندر نہ جانے پائے۔

یہ پابندی آپ کے لئے ناقابل برداشت تھی لیکن سب کچھ خدا کی خاطر تھا اس کی تقدیر پر آپ راضی تھے۔ آپ کی آخری تحریر کہیں سے حاصل کردہ کوئلہ سے لکھی ہوئی آپ کی وفات کے بعد ملی۔ یہی سختیاں جھیلتے جھیلتے آپ 728ھ میں جبکہ آپ کی عمر ستاسٹھ (67) سال تھی اپنے رب کے پاس حاضر ہو گئے۔ آپ کا جنازہ قلعہ سے باہر لایا گیا۔ ایک خلق کثیر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور اپنے آزاد منش امام کو آخری سلام پیش کیا۔

کتب

امام ابن تیمیہ بہت لکھنے والے کثیر التصنیف بزرگ تھے۔ بلا مبالغہ ہزاروں صفحات لکھے۔ بعض نے آپ کی چھوٹی بڑی پانچ سو کے قریب کتب شمار کی ہیں جن میں کئی طبع ہو چکی ہیں۔ آپ کی بعض کتب کے نام یہ ہیں۔ منہاج السنہ" رفع الملام عن ائمہ الاعلام' معارج الوصول الحسبہ" فی الاسلام' الجوامع فی السیاسہ" الالٰھیہ۔ السیاسہ" الشریعہ" الواسطہ" و فصل المقال' الرسالہ" التدمیریہ۔ الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح ردالمنطقیین' الحمویہ الکبریٰ۔ الوسیلہ" القواعد (یہ مختلف مسائل کے بارہ میں آپ کے نوٹ ہیں) الرسائل (یہ مختلف آمدہ سوالوں کے جواب ہیں)۔

علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد (م۔ 744) نے آپ کی سوانح عمری لکھی جس کا نام "العقود الدریہ" ہے۔ اس میں آپ کی کتابوں کی جو فہرست دی ہے وہ اکتالیس (41) صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ یہ ایک مختصر فہرست ہے ورنہ آپ کی تحریرات اس سے زیادہ ہیں۔

آپ کے فتاویٰ جو فتاویٰ امام ابن تیمیہ کے نام سے مطبوعہ ہیں کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔

امام ابن تیمیہ کا درس بھی بڑا مشہور اور مقبول تھا۔ سینکڑوں لوگ آپ کے علم سے سیراب ہوئے۔ آپ کے شاگرد امام ابن القیم نے تو عالمگیر شہرت حاصل کی اور آپ کے صحیح جانشین اور نائب قرار پائے۔

☆......☆......☆......☆

عیادت کے آداب

مریضوں کی عیادت اور بیمار پرسی ایک نیکی ہے۔ اور ایسی نیکی ہے جس سے عیادت کرنے والا مریض کو سکون پہنچاتا ہے۔ اس کی پریشانی اور تکلیف کو اپنی محبت کے اظہار سے کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بیماری کی تکلیف کا شکار مریض اپنے دوستوں' عزیزوں اور چاہنے والوں کو دیکھ کر' ان کی محبت بھری باتیں سن کر اور ان کے خلوص اور پیار سے آگاہ ہو کر اپنی تکلیف اور غم وقتی طور پر بھول جاتا ہے۔ اسی لئے تو شاعر کا کہنا ہے کہ

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے۔!

لیکن ہر نیکی تبھی حقیقی نیکی کا مرتبہ پا کر ثواب کا حقدار ٹھہرتی ہے جب اس نیکی کو صحیح طور پر ادا کیا جائے۔ بیمار پرسی اور عیادت کا یہ پہلو بہت نازک ہے کہ مریض تکلیف میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات آپ کی گفتگو اس کی تکلیف میں اضافہ بھی کر سکتی ہے۔ اس لئے کسی بھی مریض کی عیادت پوری احتیاط سے کرنی چاہئے۔ ذرا سا بھی اندازہ ہو کہ بیمار پرسی مریض کی تکلیف میں اضافہ کا موجب بن رہی ہے تو فوراً واپس آ جانا چاہئے دل کے مریضوں یا بعض دیگر شدید مریضوں کے بارے میں ڈاکٹری ہدایت یہ ہوتی ہے کہ ان سے زیادہ بات نہ کی جائے۔ اس ہدایت کی پابندی لازمی ہے۔

ایک اور بہت ضروری بات ہسپتال میں داخل مریضوں کے بارے میں یہ ہے کہ ملاقات کے اوقات مقرر ہوتے ہیں۔ ان اوقات کی پابندی نہایت ضروری ہے ہسپتال کا ڈسپلن تیمارداروں سے جو تقاضے کرتا ہے اگر اس کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو عیادت کی نیکی اپنا حسن اور خوبصورتی کھو دیتی ہے۔ نیکی تو حُسن کا نام ہے۔ روحانی لذّت کا نام ہے۔ اس میں ذرا سا بھی گدلا پن نگاہوں کو بُرا لگتا ہے۔ نیکی کو اس کے تقاضوں کے مطابق بجا لانا ہی نیکی ہے۔

تیمارداری کا ایک حسین پہلو مریض کے لئے تحفے لے کر جانا ہے یہ تحفہ پھلوں کی شکل میں بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی خوبصورت کتاب بھی ہو سکتی ہے۔ اور خوشی کی خبریں بھی۔

اور سب سے اہم اور سب سے قیمتی اور پُرلذّت تحفہ تو دعا ہے۔ مریض کی جلد صحتیابی اس کی تکلیف سے نجات پانے اور صحت و تندرستی والی عمر دراز پانے کی دعا سب سے حسین اور دلکش تحفہ ہے۔ مریض کی عیادت کے موقعہ پر اسے دعاؤں کا تحفہ دینا نہ بھولئے۔

تبصرہ

احمدیت کا فضائی دور

تصنیف: عبدالسمیع خان صاحب

نام کتاب: احمدیت کا فضائی دور۔ ایم ٹی اے کے اثرات و برکات
مصنف: عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل
صفحات: 176
طبع: دوم
ناشر: لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے حوالے سے کتب کی اشاعت کا جو کام شروع کیا ہے اس سلسلے میں یہ 57ویں کتاب ہے۔ اس کتاب میں ایم ٹی اے کے قیام اور اس کے بعد اس کے اثرات اور برکات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے۔

اس کتاب کے مضامین میں اہم ترین وہ ہیں جو ایم ٹی اے کے متعلق پیشگوئیون کی صورت میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں قرآن اور بائبل کی پیشگوئیاں احادیث اور بزرگان کی پیشگوئیاں۔ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں اور خلفائے سلسلہ کی پیشگوئیاں شامل ہیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی محترمہ سلیمہ میر صاحبہ نے پیش لفظ میں لکھا ہے۔

مثال کے طور پر صرف ایک پیش خبری بیان کرتی ہوں جس سے روح وجد میں آجاتی ہے۔

"ایک شیعہ امام علی بن موسیٰ سے پوچھا گیا کہ تم میں امام قائم کون ہو گا؟ انہوں نے کہا میرا چوتھا بیٹا۔ لونڈیوں کی سردار کا بیٹا۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو ہر جور سے مطہر اور ظلم سے پاک کر دے گا۔ یہ وہی ہے جس کے لئے زمین سمیٹ دی جائے گی اور یہی وہ ہے جو آسمان سے بطور ایک منادی صدا دے گا جس کو اللہ تعالیٰ اہل زمین کو سنا دے گا۔"

اس پیشگوئی میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے چوتھے خلیفہ ہونے کے وقت میں ایم ٹی اے کے قیام کی واضح خبر دی گئی ہے۔ حضرت ام طاہر نے لجنہ کی جو خدمات انجام دیں اس کا ذکر لونڈیوں کی سردار سے واضح ہوتا ہے۔

اس کتاب کی اہم ترین بات اس کا پیشگوئیون کا حصہ ہے۔ ایک اور پیشگوئی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے۔

ایک منادی آسمان سے آواز دے گا۔ جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے بھی سنے گی اور اہل مشرق و مغرب بھی سنیں گے۔

ایم ٹی اے کی ڈشیں گھر گھر لگ جانے کے بعد اب ہر گھر والے حتیٰ کہ خواتین بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات، تقاریر، مجالس عرفان کو گھر بیٹھے سن سکتی ہیں۔

انجیل کی پیشگوئی ہے۔

جیسے بجلی مشرق سے چمک کر مغرب تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کی آمد ہو گی۔

اس پیشگوئی میں ایم ٹی اے کے بجلی کے نظام کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں بیک وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات پہنچنے کی بات واضح ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ جس لمحے لندن سے خطبہ ارشاد فرماتے ہیں اسی لمحے دنیا کے ہر کونے میں حضور کی آواز اور تصویر پہنچ جاتی ہے۔

زرارہ کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا، ایک منادی امام قائم کے نام سے منادی کرے گا۔

میں نے پوچھا یہ منادی خاص ہو گی یا عام

فرمایا عام ہو گی اور ہر قوم اپنی اپنی زبان میں اسے سنے گی۔

پھر فرمایا، دن کے اول حصے میں ایک منادی پکارے گا جسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی۔

آج ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات آٹھ زبانوں میں رواں ترجمہ کے ساتھ سنائے جا رہے ہیں۔ سوچنے والوں اور غور کرنے والوں کے لئے اس میں روشن نشانات ہیں۔

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب امام مہدی کے زمانے کی علامات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔ اس کی آواز سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اور یہ آواز اس جگہ کے تمام خاص و عام سنیں گے۔"

اس پیشگوئی کا اطلاق عالمی بیعت پر کس شان سے ہو رہا ہے یہ بات اپنی تشریح اور اپنی وضاحت آپ کر رہی ہے۔

غرضیکہ یہ پیشگوئیاں روحانی لطف و مسرت کی ایک زبردست شان رکھتی ہیں جو کتاب میں یکجا کر دی گئی ہیں۔ یہ باب ص 24 تا ص 67 یعنی 43 صفحات پر محیط ہے اور ایک ایک لفظ اللہ کی شان اور دین حق کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

تھوڑے عرصے میں اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع ہونا جو کئی اضافوں پر مشتمل ہے اس کتاب کی افادیت کو پوری شان و شوکت سے ظاہر کر رہا ہے۔

اس کتاب کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایم ٹی اے کے بارے میں ارشادات بھی مختلف عنوانات کے تحت درج کئے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کتاب کی افادیت میں ایک دلکش اضافہ ہو جاتا ہے۔ آج ایم ٹی اے دنیا بھر میں نہ صرف دعوت الی اللہ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے بلکہ حضور کے خطبات و ارشادات بلا تاخیر جماعت تک پہنچنے سے جماعت کی اصلاح کا اہم کام بھی اسی کے ذریعے سے انجام پا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کو جزا دے انہوں نے یہ کتاب مرتب کر کے جماعت احمدیہ کی ایک شاندار خدمت انجام دی ہے۔

(ی۔س۔ش)

مکرم ظہور احمد صاحب

وزیر باغ پشاور

پشاور کو کم و بیش ہر عہد میں گندھارا کی مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ لہٰذا اس میں کئی ترامیم اور اضافے ہوتے رہے ہیں۔ اور یہ کئی مرتبہ آباد ہو کر اجڑا اور اجڑ کر آباد ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے پشاور کے تاریخی شہر میں قابل دید مقامات کی کمی نہیں۔ ان قابل دید مقامات میں پشاور کا ایک قدیم باغ بھی ہے۔ جسے وزیر باغ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں لگے ہوئے قدیم اور دیو قامت درخت جو آج سے بیس پچیس سال پہلے تک بھی موجود تھے اور زمانے کی لاپرواہی کی وجہ سے اب نہیں ہیں، اس باغ کی قدامت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ ایک روایت کے مطابق تقریباً آٹھ سال پہلے جدید پشاور کے قیام نے اسے ویران کیا ہے۔ یہ سینکڑوں ایکڑ پر پھیلا ہوا باغ چند قطعات تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اور پھر رفتہ رفتہ وزیر باغ کا مقام عہد بارک زئی میں شاہی قبرستان کا حصہ بن کر رہ گیا۔ اس کا وسیع و عریض رقبہ ویران ہو کر نو آبادیوں کی شکل اختیار کرتا گیا۔ اور یوں یہ باغ کبھی حاکم پشاور تیمور شاہ کی محبوبہ بی بی جان کے عالی شان مقبرے کی زینت کو دوبالا کرتا رہا اور کبھی ایران کے بادشاہ نادر شاہ کی محبوبہ پری چہرہ کے مقبرے کے سبزہ زاروں میں شمار ہوتا رہا۔ لیکن جب یہ مقبرے کسمپرسی کا شکار ہوئے تو باغ کے وہ حصے بھی ویران ہو گئے جن کا تعلق مقبروں سے تھا اور یوں یہ قدیم باغ مزید سکڑ کر پھر اپنی الگ حیثیت میں نظر آنے لگا۔ آخری مرتبہ علیحدہ حیثیت میں وزیر باغ آٹھ وسیع قطعوں پر مشتمل تھا۔ درمیان میں دو رویہ چھوٹی اینٹیں جنہیں یہاں کی مقامی زبان میں وزیری اینٹ کہتے ہیں ان سے بنی ہوئی چھوٹی چھوٹی دو گز چوڑی سڑکیں تھیں۔ جو باغ کے ہر قطعے میں اپنے چاروں طرف رنگ برنگے پھولوں کا حاشیہ بنائے ہوئے نظر آتیں۔ باغ کے ہر حصے میں پھلوں وغیرہ کے درخت بھی ایک ترتیب سے ہوتے۔ اگر ایک قطعے میں نارنجی کے درخت ہیں تو دوسرے میں انار کے اور پھر اسی طرح تیسرے میں ناشپاتی ہوتی تو چوتھے میں کچھ اور۔ مگر ہر قطعے میں ہر قسم کا درخت کبھی نظر نہیں آیا۔ اس باغ میں یوں تو ہر قسم کے پھول تھے مگر گلاب کے پھول اس باغ کی خصوصیت میں شامل تھے۔ گلاب کے پھولوں کی کوئی ایسی قسم نہ تھی جو وزیر باغ میں موجود نہ ہو۔ کسی زمانے میں پشاور کی تفریح گاہوں میں وزیر باغ کا ایک خاص مقام تھا۔ تعلیم کے شوقین شہر کے ہنگاموں سے نکل کر اس کے کسی سکون بخش کونے میں آ بیٹھتے تھے اور مطالعہ کرتے۔ بعض نوجوان اپنے اپنے علاقے اور محلے کی پارٹیاں بنا کر اس باغ میں آتے اور دوسرے علاقے کے جوانوں کو دعوت مقابلہ دیتے۔ پھر کبڈی، توپ ڈنڈا اور کشتیاں ہوتیں۔ یہ کھیلیں کرکٹ، ہاکی اور فٹ بال کی صورت میں اب بھی موجود ہیں۔ پشاور شہر کے قدیم شعراء وزیر باغ میں مشاعروں کی محفلیں منعقد کراتے۔ وزیر باغ کے بارے میں سنا جاتا ہے کہ یہاں پر ایک چڑیا گھر تھا جو انگریزی عہد میں لاہور کے چڑیا گھر منتقل کر دیا گیا۔ اس باغ میں ہفتہ وار میلے لگتے اور بعض اوقات پرانے مٹی کے تیل کی لالٹین نما گیسوں کی روشنی میں رات گئے تک رونق رہتی۔ دن کو قسما قسم کی پتلیوں کے تماشے ہوتے اور پھر رات گئے لوگ ٹولیوں کی شکل میں گانے گاتے ہوئے اپنے اپنے علاقوں کی طرف واپس لوٹتے۔ وزیر باغ کے بڑے بڑے تالاب جو آج سوکھے اور ویران دکھائی دیتے ہیں۔ گزرے عہد میں ان کے صاف شفاف پانی میں رنگ برنگی نادر و نایاب مچھلیاں تیرتی رہتی تھیں۔ ان تالابوں کے کناروں پر بڑی شاہی نشست گاہیں ہوتی تھیں۔ جہاں لوگ بیٹھ کر گانے بجانے کی محفلیں سجاتے اور شطرنج کھیلتے۔ اگرچہ اس وقت وزیر باغ جدید شہر سے خاصا دور دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اگر فصیل شہر کو مد نظر رکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ ماضی میں یہ باغ شہر کے کوہاٹی دروازہ سے شروع ہو جاتا تھا۔ یہ وہی دروازہ ہے جس کے اندر بارک زئی عہد کے حکمرانوں کا دربار اب بھی مشن ہائی سکول کی صورت میں موجود ہے۔ وزیر باغ ایک مرتبہ پھر توسیع شہر اور آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے تنگی داماں کا شکار ہے اور مزید محدود ہوتا جا رہا ہے۔

آج کل اس کے ایک حصہ میں کارپوریشن کا ایک انگلش میڈیم سکول بن گیا ہے۔ کچھ حصے مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی صورت میں ویران ہوتے جا رہے ہیں۔ لوگ آج بھی اس باغ میں جاتے ہیں مگر نہ تو آج یہاں کوئی میلہ ہوتا ہے۔ نہ چڑیا گھر ہے۔ نہ کوئی قابل دید سبزہ ہے۔ نہ کوئی قابل ذکر کھیل اور نہ کوئی مشاعرہ۔ آس پاس کے علاقے میں قبرستان پھیلتا پھیلتا موجودہ وزیر باغ کی دیوار تک آ پہنچا ہے۔ صرف ایک فائدہ ہے کہ اگر کوئی جنازہ آئے تو شرکاء کو نماز جنازہ کے لئے ایک گراؤنڈ میسر آ جاتا ہے۔

اگر آج بھی وزیر باغ کو توجہ مل جائے تو مناسب دیکھ بھال کے ذریعہ اہل پشاور کو ایک اچھا بڑا تفریحی مقام میسر آ سکتا ہے۔ ورنہ تو شہر کے اندر آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے اتنی وسیع جگہ مشکل ہی مل سکے گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل میگزین

نمبر 25

ترتیب وتحریر: فخر الحق شمس

معرفت الٰہی کا کامل دروازہ

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ہزار ہزار شکر اس قادر مطلق کا جس نے انسان کی روح اور ہر یک مخلوق اور ہر ذرہ کو محض اپنے ارادہ کی طاقت سے پیدا کرکے وہ استعدادیں اور قوتیں اور خاصیتیں ان میں رکھیں جن پر غور کرنے سے ایک عجیب عالم عظمت اور قدرت الٰہی کا نظر آتا ہے اور جن کے دیکھنے اور سوچنے سے معرفت الٰہی کا کامل دروازہ کھلتا ہے۔ اسی قادر توانا کی مدح اور حمد میں محو رہنا چاہئے جس کی ایجاد کے بغیر کوئی ایک چیز بھی موجود نہیں ہوئی وہی ایک ذات عجیب الحکمت و عظیم القدرت ہے جس کے فقط حکمی طاقت سے جو کچھ وجود رکھتا ہے پیدا ہو گیا۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن صفحہ 50`51)

مارپیٹ کے مناظر

وہ بارگاہ احدیت کے جانثار جن کو تاریکی کے فرزند ابدی زندگی کا جام پلانے سے قاصر رہے ان کی زندگیاں تو لحہ لحہ عذاب تھیں۔ مارپیٹ اور جسمانی مظالم کا ایک بازار گرم تھا جس میں ان کے جسم اور عزتیں بلاخوف و خطر پامال کی جارہی تھیں۔ نگران پر پڑنے والی ہر ضرب ان کے بلند روحانی مقامات کے نگل بجارہی تھی۔

اس تشدد اور ظلم سے معزز گھرانوں کے مسلمان بھی محفوظ نہ تھے۔ اس لئے حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف اور دوسرے صحابہ نے حضورﷺ کی خدمت میں ایک دفعہ عرض کیا تھا کہ۔

یارسول اللہ جب ہم مشرک تھے تو معزز تھے اور کوئی شخص ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مگر مسلمان ہو کر ہم کمزور اور ناتواں ہو گئے ہیں۔

(سنن نسائی کتاب الجہاد باب وجوب الجہاد)

بڑھتی رہے ہمیشہ ہی طاقت خدا کرے
جسموں کو چھو نہ جائے نقاہت خدا کرے
مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے

(کلام محمود)

سچائی کی خاطر

حضرت فروہ بن عمروؓ فلسطین کے علاقہ میں معان اور قرب وجوار میں قیصر روم کے عامل تھے۔ رسول کریمﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو بغیر کسی پس وپیش کے اسلام لے آئے اور حضور کی خدمت میں چند تحائف بھی بھجوائے۔

جب قیصر روم کو ان کے اسلام لانے کی اطلاع ملی تو انہیں دربار میں بلایا۔ اور قید کر دیا۔ اور جب اس پر بھی تسلی نہ ہوئی تو انہیں صلیب پر لٹکا کر شہید کر دیا۔ مگر حضرت فروہ نے جادۂ حق سے ہٹنا گوارا نہ کیا۔

(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 44 از علامہ قسطلانی مطبع ازہریہ مصریہ۔ طبع اولیٰ 1327ھ)

ایک روایت میں ہے کہ وہ قید کی حالت میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کے مرنے کے بعد انہیں صلیب پر لٹکایا گیا۔

(طبقات ابن سعد جلد 7 ص 435۔ دار بیروت۔ بیروت 1958ء)

صفائی کی حدود

ممتاز انگریز مصنف آئن اسٹیفن خاصے پاکستانی واقع ہوئے تھے انہیں پاکستانی لینڈ اسکیپ' کھانوں' رسم ورواج امور یہاں کے عوام سے بے پناہ محبت تھی چنانچہ ان کی تحریر کردہ کتابوں "دی پارٹڈ مون" اور پاکستان میں ان کا یہ "جذبہ حب الوطنی" ہمیں جگہ جگہ ملتا ہے۔

وہ پاکستان کے معاملے میں بقول ان کے قدرے "جانبدار" تھے حکومت پاکستان کی طرف سے بھی ان کی تصنیفات کو سراہا گیا اور انہیں نوازا گیا ہے بلکہ نوازا گیا تھا کیونکہ عرصہ پیشتر ان کی وفات ہو گئی تھی۔ آئن اسٹیفن پاکستانیوں کی دیگر خصوصیات کے علاوہ ان کی پرسنل ہائجین یا ذاتی صفائی کے بے حد معترف تھے۔ ایک کتاب میں انہوں نے لاہور کی میاں میر نہر کے کنارے طلوع آفتاب کے وقت بیٹھے ایک بوڑھے مزدور کے بارے میں لکھا ہے جس نے پہلے تو بڑے اہتمام سے نہر کے ٹھنڈے پانی میں ڈبکیاں لگا لگا کر غسل کیا پھر مسواک سے دانت صاف کئے' بالوں میں تیل لگا کر کنگھی کی اور پھر اپنی میلے کچیلے کپڑے پہن کر رزق کی تلاش میں چل کھڑا ہوا۔

ان کا کہنا ہے کہ یورپ میں بڑے بڑے امیر کبیر اور لارڈ وغیرہ اپنے آپ کو اپنے جسم کو پانی سے آلودہ نہیں کرتے لیکن پاکستان میں غریب سے غریب بھی صبح سویرے غسل کرنا ضروری سمجھتا ہے پاکستانیوں کی ذاتی صفائی کا تو میں بھی قائل ہوں اس میں ہمارے ماحول آب وہوا اور صفائی نصف ایمان ہے کا بھی حصہ ہے لیکن ہماری صفائی ہماری اپنی ذات سے شروع ہو کر اپنی ذات پر ہی ختم ہو جاتی ہے اور اس سے بہتر ہم سڑکوں بازاروں گلی محلوں بلکہ اپنے مکانوں میں گند ڈالنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور اس میں کمال حاصل ہے۔

(مستنصر حسین تارڑ کی "الو ہمارے بھائی ہیں" سے اقتباس)

ٹائپ رائٹر۔ ایک اہم ایجاد

دنیا کے کسی بھی ملک میں شاید ہی کوئی دفتر ایسا ہو گا جس میں ٹائپ رائٹر موجود نہ ہو۔ کسی بھی دفتر میں چلے جائیں' ٹائپ رائٹر کی ٹک ٹک کی آواز ضرور کانوں میں پڑتی ہے۔ جس طرح ہمارے کان گھڑیال یا گھڑی کی آواز سے بہت زیادہ آشنا ہوتے ہیں' اسی طرح ٹائپ رائٹر کی آواز بھی اکثر ہمارے کانوں میں پڑتی رہتی ہے۔

دور جدید کی کاروباری دنیا میں ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ خطوط اور دستاویزات صاف ستھری لکھی ہوئی ہوں۔ لیکن موجودہ صدی کے آغاز تک دفتر میں ہزاروں کلرک سارا سارا دن کاروباری خطوط اور دفتری دستاویزات کی صاف اور خوشخط نقول تیار کرتے رہتے تھے۔ ان کی لکھائی کی اوسط رفتار 15 سے 20 الفاظ فی منٹ ہوتی تھی جبکہ آج کل ایک مستعد ٹائپسٹ کی رفتار 80 سے 100 الفاظ فی منٹ ہوتی ہے۔ گویا یہ سب کمالات ٹائپ رائٹر کے ہیں جس کی بدولت کم وقت میں زیادہ اور خوشخط لکھائی ممکن ہوئی۔

(ایجادات اور دریافتیں سے اقتباس)

مرے ہمدم' مرے دوست

گر مجھے اس کا یقیں ہو مرے ہمدم' مرے دوست
گر مجھے اس کا یقیں ہو کہ ترے دل کی تھکن
تیری آنکھوں کی اداسی' تیرے سینے کی جلن
میری دلجوئی' مرے پیار سے مٹ جائے گی
گر مرا حرف تسلی وہ دوا ہو جس سے
جی اٹھے پھر ترا اجڑا ہوا بے نور دماغ
تیری پیشانی سے دھل جائیں یہ تذلیل کے داغ
تیری بیمار جوانی کو شفا ہو جائے
گر مجھے اس کا یقیں ہو مرے ہمدم' مرے دوست!
روز وشب' شام و سحر میں تجھے بہلاتا رہوں
میں تجھے گیت سناتا رہوں ہلکے' شیریں
آبشاروں کے' بہاروں کے' چمن زاروں کے گیت
آمد صبح کے' مہتاب کے' سیاروں کے گیت
تجھ سے میں حسن و محبت کی حکایات کہوں

(فیض احمد فیض کے مجموعہ کلام نسخہ ہائے وفا سے)

میڈولا کیا ہے؟

ہمارے جسم کے غیر ارادی عضلات کو دماغ کا ایک چھوٹا سا حصہ کنٹرول کرتا ہے جو حرام مغز کے سب سے اوپر ہوتا ہے اور میڈولا (Medulla) کہلاتا ہے۔ اس کا سائز ایک انچ سے تھوڑا سا بڑا ہوتا ہے۔ یہ در حقیقت حرام مغز کے موٹا یا گاڑھا ہونے سے بنتا ہے۔ میڈولا دل کی دھڑکن' سانس کی رفتار' معدے اور آنتوں کی حرکات' لقمہ یا کوئی چیز نگلتے وقت غذا کی نالی کی حرکات اور جسم کی دیگر انتہائی اہم سرگرمیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

(سرفراز احمد کی کتاب انسانی جسم سے اقتباس)

بائیسکل۔ نقل و حمل کا آسان ذریعہ

ہمارے ملک میں بائیسکل کو غریب سواری کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی سادہ مشین ہے جس کی مدد سے پیدل چلنے کی نسبت کم وقت میں زیادہ فاصلہ طے کیا جا سکتا ہے۔ یہ سواری کم خرچ اور انتہائی مفید ہے اور اس کی دیکھ بھال بھی بہت آسان ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ آلودگی نہیں پھیلاتی۔ اگر آپ کے پاس بائیسکل ہے تو آپ اس پر سواری کرکے سکول آتے جاتے ہیں۔ کسی قریبی دکان سے کوئی چیز خریدنی ہو تو بائیسکل پر آنے جانے میں بہت سہولت رہتی ہے۔ جب آپ بائیسکل چلانا سیکھتے ہیں تو آپ کو سڑک پر چلنے کے آداب کا پتہ چلتا ہے جو بعد میں موٹر سائیکل اور موٹر گاڑی چلانے میں آپ کے لئے معاون ہوتے ہیں۔

بائیسکل سے بہت سے کام لئے جاتے ہیں۔ یہ نقل و حمل کا ایک سستا اور آسان ذریعہ ہے۔ اسے ورزش' کھیل اور بہت سے دیگر مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بائیسکل کو ایجاد کے بعد جو قبول عام حاصل ہوا تو اسے "فولادی گھوڑا" کہا جانے لگا۔ آج یہ نقل و حمل کا ایک بہت ہی عام اور اہم ذریعہ ہے۔ بہت سے ممالک میں شاہراہوں کے ساتھ بائیسکل چلانے والوں کے لئے بھی سڑکیں بنی ہوتی ہیں۔ بائیسکل کو ایک اہم سواری کی حیثیت سے بھرپور اہمیت کئی سالوں بعد حاصل ہوئی کیونکہ یہ صرف ایک ہی دن میں مکمل ایجاد نہیں ہوگئی تھی۔ دور جدید کے بہت سے آلات کی طرح بائیسکل بھی ترقی کے درجات طے کرکے اپنی جدید حالت کو پہنچی۔

(ایجادات اور دریافتیں صفحہ 15)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ نے بھارتی مطالبہ مسترد کر دیا

امریکہ نے بھارتی مطالبہ مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو دہشت گرد قرار نہیں دے سکتے پاکستان کے ساتھ کئی امریکی مفادات وابستہ ہیں۔ بھارت اور امریکہ مل کر دہشت گردی کے خاتمے کے لئے کام کریں گے۔ اور امریکہ اس سلسلے میں بھارت سے ہر طرح کا تعاون کرے گا امریکی وزارت خارجہ میں ٹاسک فورس کے سربراہ مائیکل شیہان نے کہا کہ منشیات کی سمگلنگ تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی بڑی بڑی رقوم دہشت گردوں کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔ افغانستان میں دہشت گردوں کو پناہ دیے جانے پر کافی تشویش ہے۔

امریکی ٹیم بھارت پہنچ گئی

سرحد پار جرائم کی روک تھام کے نام پر اسرائیل کے بعد امریکی ٹیم بھی بھارت پہنچ گئی۔ اعلیٰ سطحی امریکی ٹیم مائیکل شیہان کی قیادت میں خفیہ بھارتی ایجنسیوں کے حکام سے ملاقات کرے گی۔ بھارت کا الزام ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جہاد سے اسامہ کا بھی تعلق ثابت ہے۔ اس کے علاوہ یورپی یونین کی چار رکنی ٹیم بھی سری نگر پہنچ گئی ہے۔ اس میں فرانس، بیلجیم اور ناروے کے نمائندے شامل ہیں۔

پراگ میں مظاہرے شدت اختیار کر گئے

ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے اجلاسوں پر احتجاج کرنے کے لئے پراگ میں مظاہرے شدت اختیار کر گئے۔ پولیس پر پٹرول بموں سے حملے کئے گئے۔ کئی پولیس اہلکاروں کے کپڑوں کو آگ لگ گئی۔ سیاہ پوشوں نے پولیس پر پتھراؤ کیا اور شراب کی بوتلیں برسائیں۔ پولیس نے جواب میں آنسو گیس اور بے ہوش کرنے والے گولے پھینکے۔ مظاہروں میں سینکڑوں غیر ملکی بھی شریک ہوئے۔ مظاہرین نے مرکزی چوک میں مارچ کیا انتظامیہ کو شہر میں چلنے والی شٹل سروس روک دینی پڑی۔ مظاہرین نعرے لگا رہے تھے۔ **کیپیٹلزم کلز۔ کل کیپیٹلزم۔** اوپن اپ دی بارڈر۔ ایک بینر پر لکھا تھا، ہماری دنیا برائے فروخت نہیں۔ مظاہرین کی تعداد 9 ہزار تھی۔ جن میں سے بیشتر غیر ملکی تھے۔

بیت المقدس میں داخلے پر پابندی

اسرائیل نے فلسطینیوں کے بیت المقدس میں داخلے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اسرائیل کی پارلیمنٹ نے ایک قانون کی منظوری دی ہے جس کے تحت فلسطینی اس شہر کی زمین بھی فروخت نہیں کر سکیں گے۔

پاکستان سے مذاکرات نہیں ہو سکتے

بھارت کے وزیر داخلہ ایڈوانی نے کہا ہے کہ سرحد پار دہشت گردی کے خاتمے کے بغیر پاکستان سے مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر اور پنجاب کی سرحد کے مقابلے میں کچھ کو آسان ہدف سمجھنا اسلام آباد کی بھول ہے۔

سری نگر کے ہائی سیکیورٹی زون میں بم دھماکہ

مجاہدین ایک بار سری نگر کے ہائی سیکیورٹی زون میں پہنچ گئے۔ اور بم کا ہولناک دھماکہ کر دیا جس سے کیپٹن سمیت 15 فوجی ہلاک ہو گئے۔ یہ دھماکہ سری نگر نمائش گراؤنڈ کے ہائی سیکیورٹی زون میں واقع بارڈر سیکیورٹی فورس کے 83 ویں بٹالین کے ہیڈ کوارٹر میں ہوا جس سے پورا علاقہ لرز اٹھا۔ فوجیوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ اس کے علاوہ گاندربل میں جھڑپ کے دوران کئی فوجی ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوج نے مارٹر گنوں سے گاؤں پر گولہ باری کی۔ کئی مکان تباہ ہو گئے 4 شہری شہید ہوئے۔ شہر گنگا پور میں جھڑپ کے بعد ہیلی کاپٹر نعشیں اٹھائی گئیں۔ حرکۃ الجہاد نے بھارتی کیپٹن سمیت کئی فوجی ہلاک کر دیئے۔

طالبان کے خلاف مزید پابندیوں کی دھمکی

اقوام متحدہ نے طالبان کے خلاف مزید پابندیوں کی دھمکی دے دی ہے۔ پابندیوں کی دھمکی اسامہ کو حوالے نہ کرنے پر دی گئی۔ سلامتی کونسل نے افغان لڑائی سرحدوں سے باہر پھیلنے پر اظہار تشویش کیا۔ اور فریقین کو تلقین کی کہ وہ باہم مذاکرات کر کے مسئلے کا حل تلاش کریں۔

اسرائیل کی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ

اسرائیل کے وزیر اعظم ایہود بارک نے کہا ہے کہ اسرائیل شام کے میزائلوں کی زد میں آ چکا ہے۔ شام کا میزائل کا کامیاب تجربہ اسرائیل کی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہے۔ صورت حال کا بغور جائزہ لے رہے ہیں۔ اسرائیل کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ شام نے یہ سکڈ میزائل شمالی کوریا سے خریدے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

☆ محلہ سے جھاڑیوں کا مکمل خاتمہ

☆ محلہ کی ظاہری مکمل صفائی اور پانی کا روزانہ چھڑکاؤ

☆ ہر گھر کے سامنے سایہ دار درخت کی آبیاری

☆ گھروں میں لگائے گئے پھل دار پودوں کی لسٹ بنا کر دفتر مقامی پہنچانا

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب مربی سلسلہ کی صاحبزادی عزیزہ عطیۃ الودود صاحبہ کا نکاح مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے ہمراہ مکرم بلال حسین شہزاد صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب برادر اکبر حافظ محمد ابراہیم صاحب مقیم پشاور روڈ راولپنڈی مورخہ 10۔ دسمبر 2000ء بروز اتوار بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں بتیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت سے رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆

ولادت

مکرم منصور احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ لکھتے ہیں میرے برادر نسبتی مکرم محبوب احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15۔ ستمبر 2000ء بروز جمعۃ المبارک پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عمار احمد طور تجویز ہوا ہے نومولود مکرم گلزار احمد صاحب وزیر آباد کا پوتا اور مکرم مختار احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ کوٹلی گجرات کا نواسہ ہے۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

گلشن احمد نرسری کا ٹیلی فون

احباب جماعت کی سہولت اور خدمت کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے نرسری میں ٹیلی فون لگوا دیا گیا ہے جس کا نمبر 213306 ہے۔ احباب کرام کو باغبانی کے سلسلہ میں کسی بھی قسم کی مدد درکار ہو تو فون پر رابطہ قائم فرمائیں یا خود نرسری میں تشریف لائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

پتہ مطلوب ہے

محترمہ امۃ الحیٔ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحمٰن خاں صاحب نے یکم جون 1949ء کو جیس آباد ضلع تھرپارکر سے وصیت کی تھی۔ 87-1986ء میں کوٹ غلام محمد رہائش تھی۔ بعد میں کنری ضلع عمر کوٹ رہائش رکھی۔ 1995ء سے دفتر ہذا کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی صاحب کو علم ہو تو فوری طور پر دفتر کو مطلع کریں۔ وصیت (12762)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ مہر بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب)

محترمہ مہر بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب (ریٹائرڈ پوسٹ کلرک) ساکن نمبر 263 سیکٹر ٹو۔ بلاک نمبر 3 ٹاؤن شپ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ / مکان نمبر 21/6 محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ کیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ مہر بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمد اکرم قاسم صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد اسلم صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم محمد اختر سعید صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم محمد افضل صاحب (بیٹا)
6۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ عظیم اختر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ملک اسماعیل عصمت صاحب بابت ترکہ مکرم ملک محمد بشیر احمد صاحب)

مکرم ملک اسماعیل عصمت صاحب ابن مکرم ملک محمد بشیر احمد صاحب ساکن کوٹ گمیاٹ ڈاکخانہ میانی ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 7/10 دارالیمن رقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ کیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے بیٹے اور میرے بھائی مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم ملک محمد اسماعیل عصمت صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم ملک بشارت احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم ملک محمد اقبال احمد صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم ملک محمد زکریا صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 27 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 28۔ ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-00
جمعہ 29۔ ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-37
جمعہ 29۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-58

پنجاب 471۔ اعلیٰ افسر فارغ

پنجاب کابینہ کے اجلاس میں گذشتہ روز گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے گریڈوں کے 471۔ افسران کو فارغ کرنے کی منظوری دے دی گئی۔ گورنر صفدر کی صدارت میں ہونے والے اس اجلاس میں 1985ء سے 1999ء تک کے عرصہ کے ان افسروں کو برطرف کیا گیا ہے جن کو قواعد و ضوابط نرم کرکے اور دیگر طریقوں سے تقرریاں اور ترقیاں کی گئیں۔ گورنر نے گریڈ سترہ سے کم درجہ کے افسران کو فارغ کرنے کی منظوری نہیں دی۔

حیدر آباد جیل رینجرز کے سپرد

حیدر آباد جیل کا کنٹرول رینجرز نے سنبھال لیا ہے۔ قیدیوں کو وارڈوں سے نہیں نکالا گیا۔ جیل افسران نے کہا کہ صورت حال بہتر ہونے پر سہولتیں فراہم کردیں گے۔ آئی جی نے بتایا کہ چند روز قبل تلاشی کے دوران قیدیوں سے موبائل فون اور شراب برآمد ہوئی تھی۔

پاکستان سیمی فائنل میں

پاکستان ہالینڈ کو ہرا کر اولمپک کے ہاکی کے سیمی فائنل میں پہنچ گیا۔ دفاعی اولمپک چیمپئن ہالینڈ کوئی گول نہ کرسکا جبکہ پاکستان نے دو گول کئے۔ اب پاکستان جنوبی کوریا کے خلاف اور آسٹریلیا ہالینڈ کے خلاف سیمی فائنل کھیلے گا۔

جرنیلوں کو طلب کرنے کی درخواست

طیارہ کیس میں جرنیلوں کو طلب کرنے کی درخواست پر سماعت اگلے روز پر ملتوی ہوگئی۔ سندھ ہائی کورٹ نے کہا کہ اس درخواست کو نمٹانے کے بعد سرکاری اپیل کی سماعت ہوگی۔ سرکاری وکیل راجہ قریشی نے اپنے دلائل میں کہا کہ معاملہ ختم ہوچکا ہے۔ کیونکہ عزیز شیخ نے جوابی دلائل میں اس پر زور نہیں دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ہدایات حاصل کرنے کیلئے ایک ہفتہ درکار ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ جب تک ایک اپیل کی سماعت مکمل نہ ہوجائے کسی دوسری کی سماعت کیسے شروع ہوسکتی ہے۔

لاہور کے نئے کور کمانڈر جنرل عزیز

لیفٹیننٹ جنرل محمد عزیز خان نے لاہور کے کور کمانڈر کا چارج سنبھال لیا۔ لاہور کے کور کمانڈر جنرل خالد مقبول کو نیب کا سربراہ بنادیا گیا ہے۔

کانگرس کے ہمنو افنڈ خور

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کی طرف سے جنرل امجد کو پلاٹ دیئے جانے کے بیان پر سرکاری ترجمان نے جواب میں کہا کہ کانگرس کے ہمنو افنڈ خوروں کے غیر ملکی ایجنسیوں سے روابط ہیں۔ الزام لگانے والوں کا خود ریکارڈ ٹھیک نہیں۔ یہ عوام کی توجہ اپنی بداعمالیوں سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ قاضی نے سنسنی پھیلانے کیلئے مسجد کو منتخب کیا۔ جنرل مشرف نے اثاثوں کا اعلان کردیا تھا۔ جنرل امجد کو میرٹ کے مطابق مراعات دی گئیں۔ ترجمان نے اس خبر کی سختی سے تردید کی کہ جنرل مشرف کو حال ہی میں لاہور کینٹ میں پلاٹ الاٹ کیا گیا ہے۔

کروڑوں کی زمین لاکھ ڈیڑھ لاکھ میں

جماعت اسلامی کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم سرکاری ترجمان کے اس موقف کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ جرنیلوں کو زمین میرٹ پر دی گئی۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ کروڑوں کی زمین لاکھ ڈیڑھ لاکھ میں دے دی جائے۔ اگر ایسا کسی استحصالی قانون کے تحت کیا گیا ہے تو ہم اس قانون کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

گلگت کے سرحدی گاؤں پر فائرنگ

گلگت کی وادی استور کے ایک سرحدی گاؤں قمری پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے دو باپ بیٹا شہید ہوگئے جبکہ چند افراد زخمی ہوئے۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی سے بھارتی توپیں خاموش ہوگئیں۔

جسٹس تنویر سپریم کورٹ میں

لاہور۔ ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس تنویر احمد خان کو سپریم کورٹ کا جج مقرر کردیا گیا ہے۔ ان کو لاہور ہائی کورٹ سے الوداع کہا گیا۔

ڈاک کے نرخ دگنے کرنے کی تجویز

محکمہ ڈاک نے حکومت کو تجویز پیش کی ہے کہ ڈاک کے نرخ دگنے کردیئے جائیں۔ دو روپے والا لفافہ چار روپے کردیا جائے۔

20 ہزار آمدنی 20 کروڑ اثاثے

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ پاکستان کی آمدنی کم ہے۔ 20 ہزار آمدنی ہے اور 20 کروڑ کے اثاثے ہیں۔ یہ راز ابھی سے بتا دیں۔

جنرل کرامت اور سومرو نے نواز شریف کو روکا

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ 80 لاکھ پونڈ کا کمیشن کھانے پر جنرل کرامت اور سپیکر سومرو نے نواز شریف کو ایڈمرل منصور کے خلاف کارروائی سے روکا تھا۔ ان کو گرفتار کیا گیا انہوں نے اقرار جرم کیا۔ مشروط رہائی ملی جس کے بعد وہ بیرون ملک فرار ہوگئے۔ فرار میں بعض اعلیٰ افسران نے ان کی مدد کی۔

فلور ملوں کی دھمکی

فلور ملوں نے آٹا 20 روپے تھیلا بڑھانے کی دھمکی دے دی۔ فلور ملز ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ حکومت بازار میں 5 روپے میں ملنے والا باردانہ 27 روپے میں دیتی ہے یہ نقصان آٹے کی قیمت میں شامل کریں گے۔

مشرف صدر نہ اعجاز وزیراعظم

وزیر اطلاعات جاوید جبار نے کہا ہے کہ بحالی جمہوریت کا ٹائم فریم تبدیل نہیں ہوگا۔ نہ تو جنرل مشرف صدر بنیں گے اور نہ اعجاز الحق وزیراعظم بنیں گے۔ اکتوبر 2002ء تک اپنا کام مکمل کرلیں گے۔ جنرل مشرف کو تبدیلی کا اختیار ہے لیکن آج شام تک کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہوا۔

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر : میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر 642605-632606

مراد جیولرز
جدید زیورات کا مرکز
نزد مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار فیصل آباد
فون 646082-639813

MAGNA GROUP
M/s Magna Tech (Pvt.) Ltd.
Manufacturer of Textile Rotary Printing Screens
Length: 1280 to 3050 mm
Repeat: 517 to 914 mm
Mesh: 60,70,80,100,125,155
M/s. Magna Textile Industries (Pvt.) Ltd.
Manufacturer & exporters of home textile products, bed sheets, bed covers, woven, bed sets, printed and dyed woven fabrics.
Factory is equipped with latest machinery of Dyeing, Bleaching, printing & Finishing.
M/s. Magna International
Importers / Exporters, Representative
Manufacturers: Pigment Binder & Pigment Colours
Stockist: Thickener Powder, Thickener Paste, Printing Blankets, Conveyors for Rotary Printing Machines and other Textile Accessories, Nickle Sugar screen.
M/s. Saeed Ullah Cloth Merchants.
Importer / Exporter & General Order Supplier.
Address: P-15 Rail Bazar Faisalabad, Pakistan.
Tel: 0092-41-617616, 637616
FAX: 0092-41-615642
URL: http://www.magnatextile.com
Email: magna@fsd.comsats.net.pk
Contact Person: Saeed Ullah Sheikh
Title: Chief Executive

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61